ہے کہ پرائے پھٹے میں ٹانگ اڑانے والے امریکیوں نے اب افغانستان کی ایک اور اہمیت دریافت کرلی ہے کہ ترکمنستان سے تیل اور گیس کی پائپ لائن تعمیر کرنے کی ضرورت ہے۔ ۱۶ اپریل کو اقوام متحدہ میں امریکی سفیر بل رچرڈسن نے کابل کا دورہ کیا، جس سے افغانستان میں نئی امریکی دلچسپی کا اظہار ہوتا ہے۔

افغان دھڑے ایک دوسرے کے خلاف لڑ رہے ہیں اور امدادی خیراتی ایجنسیاں لوگوں کو مسیحی بنا رہی ہیں۔ امریکہ کا ایک بار پھر منظر پر آنا تشویش کا باعث ہے۔ اگر افغان اس مسئلے پر فوری توجہ نہیں دیتے تو انہیں اس سے کہیں زیادہ قیمت ادا کرنا پڑے گی جو وہ اب تک جان اور خون کی شکل میں ادا کرتے رہے ہیں۔

اب وہ تاریخ میں پہلی بار، بالخصوص دس سالہ جہاد کے بعد، اپنے اندر مسیحی افغانوں کی موجودگی کی اضافی رسوائی لے کر چلیں گے۔ ستم ظریفی کی سب سے بڑی بات یہی ہے، لیکن کیا افغان دھڑوں کے قائدین کو اس بات کا احساس ہے یا اس کے بارے میں فکر مند ہیں؟ (پندرہ روزہ "کریسنٹ انٹرنیشنل"، ۱۶-۳۱ مئی ۱۹۹۸ء)

انڈونیشیا: بین الکلیسیائی مکالمہ کانفرنس

براعظم ایشیا دنیا کے تمام بڑے مذاہب کا گہوارہ ہے، اور یہاں پر بسنے والوں کی واضح اکثریت ایک خدا پر ایمان رکھنے اور کسی نہ کسی صورت میں خدا کو اپنی زندگی کا مرکز اور مقصد ماننے والوں کی ہے۔ پورے ایشیا میں مسیحیوں کی تعداد صرف تین فیصد ہے۔ ہمیں اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ ہم مسیح یسوع کو مقامی ثقافت اور لوک روحانیت کے آئینہ میں دیکھیں اور ان باطل قوتوں کی بھرپور مزاحمت کریں جو ہماری ثقافت اور اقدار کو مثبت نظریے سے نہیں دیکھتیں۔ ہمیں اپنے آپ سے مغربیت کی چھاپ کو ختم کر کے مشرقیت کا رنگ دینا ہوگا اور اپنی ثقافت کو ترجیح دیتے ہوئے اسی رنگ میں مسیح خداوند کو پیش کرنا ہوگا۔ صرف یہی ایک راستہ ہے جس سے ہم تیسرے ہزار سالہ دور میں بڑی شان سے داخل ہو سکتے ہیں۔

یہ ہیں وہ الفاظ جو فلپائن کے مشہور و معروف بشپ جولیوز یرلبائن نے انڈونیشیا میں منعقدہ بین الکلیسیائی مکالمہ کانفرنس کے دوران کہے۔ یہ کانفرنس ۱۰ تا ۱۵ جنوری تک ہوئی جس میں ایشیا کے پندرہ ممالک سے پچاس پروٹسٹنٹ اور کیتھولک بشپ صاحبان، عالم دین اور پروفیسرز نے

شرکت کی۔ اس کانفرنس کا مقصد پورے ایشیا میں موجود مختلف کلیسیاؤں کے مابین مضبوط بنیادوں پر افہام و تفہیم کی فضا قائم کرنا اور روابط کو مضبوط کرنا تھا، تاکہ مسیح یسوع کو ایشیائی رنگ میں پیش کیا جا سکے، نیز دوسرے مذاہب کے ساتھ ڈائیلاگ کو فروغ دیا جا سکے۔ سری لنکا کے بشپ کیتھ فرنانڈو نے ایشیا میں بسنے والے تمام لوگوں کو عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھنے اور ان کی مقامی قدروں کو سراہنے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ "ہمیں اس دھرتی پر قدم رکھنے سے پہلے اپنے پاؤں سے جوتے اتارنے ہوں گے، کیونکہ یہ دھرتی پاک اور پوتر ہے۔"

پاکستان کے آرچ بشپ ارمانڈو ٹرینڈاڈ نے کہا کہ ہمارے لیے مسیح خداوند مکاشفہ کی معراج اور ہمارا نجات دہندہ ہے۔ بین الکلیسیائی اور بین المذاہب مکالمہ ہمارے مشن کا اٹوٹ انگ ہے۔ مکالمہ کا مطلب دوسرے مذاہب کے انسانوں کے عقائد اور اقدار کو جاننا اور انہیں اپنے عقائد اور اقدار سے آگاہ کرنا ہے۔ ڈائیلاگ کا مقصد ایک دوسرے سے سیکھنا اور ایک دوسرے کو سکھانا ہے۔

مسیحی - مسلم رابطہ کمیشن کے جنرل سیکرٹری ریورنڈ فادر جیمز چانن نے کہا کہ ہم ایشیا میں دوسرے مذاہب اور کلیسیاؤں کے ساتھ مکالمہ کے بغیر اپنی زندگی گزارنے کا سوچ بھی نہیں سکتے۔ ہمیں نہ صرف مقامی، بلکہ قومی سطح پر اس مکالمہ کو عام کرنے کے راستے تلاش کرنا ہوں گے۔ خداوند کی بادشاہی صرف کلیسیاء تک محدود نہیں، بلکہ اس کا دائرہ کار تمام بنی نوع انسان تک پھیلا ہوا ہے۔ ہمیں نہ صرف مسیحی ترقی، بلکہ انسانی ترقی کی بات کرنا ہوگی اور یہی ہمارا مشن ہے۔

ایشیا میں مسیحی کلیسیاؤں میں اتحاد کی یہ دوسری کانفرنس "فیڈریشن آف ایشین بشپس کانفرنس" (کیتھولک) اور "کرسچن کانفرنس آف ایشیا" (پروٹسٹنٹ) کے باہمی تعاون سے منعقد کی گئی۔ اس کے روح رواں فادر ٹامس مشل ایس جے اور مس کلنتھیا فنگر تھیں۔ پاکستانی کلیسیاء کی نمائندگی آرچ بشپ ارمانڈو ٹرینڈاڈ اور ریورنڈ فادر جیمز چانن نے کی۔ (رپورٹ پرکاش یوحنا، ماہنامہ "ہم سخن" - لاہور، فروری - مارچ ۱۹۹۸ء)

پاکستان: کالاش برادری میں مسیحیت کی ترویج

ذرائع ابلاغ یہ خبر نشر کر چکے ہیں کہ "چترال میں درجنوں کالاشی خاندان عیسائی ہو گئے ہیں، اور کئی دوسرے خاندان عنقریب عیسائی ہو جائیں گے۔ باخبر ذرائع کے مطابق کیتھولک مسیحی گروپ کی طرف سے پوری وادی کالاش کو عیسائی بنانے کے لیے کوششیں جاری ہیں۔ گروپ نے ایک